نام: ذاکر احمد
بیچ #80

Date: 07/01/2026 Day: Wednesday.

سوال:

ج: آج کے دور میں اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل اور قرآن اسلام کی تعلیمات میں اُن کا حل:

آج سے تقریباً چودہ سو برس پہلے اللہ کے رسولؐ نے ایک ایسی قوم کی تشکیل کی تھی جس کو خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور سیرتِ طیبہ کی شکل میں انتہائی روشن اور نورانی شاہراہ پر چھوڑا تھا، جس کے متعلق خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "لیلھا کنھارھا" اپنے ابتدائی دور میں یہ قوم اس شاہراہ پر اس طرح چلی کہ دنیا بھر کی کامیابیاں اس کے قدم بوس ہوئیں، لیکن رفتہ رفتہ اس قوم نے اس شاہراہ سے انحراف کر دیا اور اسلامی تعلیمات سے انحراف کرتے ہی دنیاوی مسائل و مشکلات نے دبوچنا شروع کیا اور اب یہ قوم مصائب کے گھیرے میں ہے۔

عصر حاضر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل و مشکلات بہت ہیں، طاغوتی لشکر کا حملہ ہر چار سو سے ہے اور ہم مصائب میں الجھے زندگی گزار رہے ہیں۔ اگر ہم صرف سرسری نظر اپنی زندگیوں پر ڈالیں گے تو مسئلہ ہم پر عیاں ہو جائے گا۔

Date:________ Day:________

قرآن و حدیث میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس جہاں رنگ و بو میں کوئی چیز از خود اور اتفاق سے نہیں ہوتی بلکہ وہ منجانب اللہ ہوتی ہے اور ظاہر میں اس کے اسباب بھی ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ پاک نے قرآن مجید میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بیان فرمایا ہے۔

چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم﴾

(الشوریٰ: 30)

اور جو کچھ مصیبت تم کو (حقیقتاً) پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کی بدولت پہنچتی ہے۔

اس قسم کے مضامین قرآن میں بہت جگہ ہیں۔ اس آیت کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"اس آیت کی تفسیر میں تجھے بتاتا ہوں، اے علی! جو کچھ پہنچے مرض ہو یا کسی قسم کا عذاب ہو یا دنیاوی کوئی مصیبت ہو۔ وہ تیرے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے۔"

(بحوالہ اسباب و مصائب اور ان کا علاج ص: 8)

عصرِ حاضر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل:

عصرِ حاضر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل دو طرح کی ہیں:

1) وہ جو خود ان کی اپنی ہی بداعمالیوں کا نتیجہ ہیں۔

Date: Day:

ii) وہ جو غیروں نے ان کی راہ میں کھڑی کر رکھی ہیں۔

آج اگر امتِ مسلمہ کے مسائل و مشکلات کی بات کی جائے تو وہ ذاتی زندگی سے متعلق بھی ہیں اور اجتماعی نظم سے بھی۔ انفرادی زندگیوں میں بھی بے شمار کوتاہیاں دیکھنے میں آرہی ہیں اور معاشرتی سطح پر بھی کمزوریاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ عوام کو بھی اپنی اصلاح کی فکر کرنی ہے اور حکمرانوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا۔

مسائل اور ان کے حل:

1) ایمان محکم، عملِ صالح، خوفِ الٰہی اور فکرِ آخرت:

ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے اپنے معاشرے کی اصلاح کی اور کن بنیادوں پر صحابہ کرامؓ کو کھڑا کیا کہ وہ زمانے کے مقتداء و پیشوا بن گئے۔ ایک ایسا معاشرہ جو جہالت اور گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا، جہاں قتل و غارتگری کا رواج تھا۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاشرے کا نقشہ ہی بدل دیا۔ آپ نے اس معاشرے کو ایمان محکم، عمل صالح، خوفِ الٰہی اور فکرِ آخرت کی ایسی بنیادیں فراہم کیں

کہ جن کی وجہ سے پورا معاشرہ یکسر بدل گیا، وہ لوگ جو پہلے لٹیرے تھے وہ زمانے کے مقتداء اور پیشوا بن گئے۔ ان کا معاشرہ جنت کا نمونہ بن گیا، وہ قیصر و کسریٰ جیسی عالمی طاقتوں سے ٹکرا کر فاتح ٹھیرے۔ ہمارے حکمرانوں کا معاملہ ہو یا عوام کا، انفرادی زندگیاں ہوں یا اجتماعی نظم یقین محکم کی قوت، کردار و عمل کی طاقت، خوفِ الٰہی کا زادِ راہ اور فکرِ آخرت کی دولت سے ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر محروم ہو گئے۔ جب ہمارے پاس ایمان و یقین کی بنیاد اور اخلاص پر مبنی جزبہ ہی نہیں، کردار و عمل کے اعتبار سے ہم کمزور ہو گئے، محاسبہ کی فکر سے آزاد ہو گئے، مرنے کے بعد کی زندگی کو بھول بیٹھے تو یہ وہ پہلی اینٹ ہے جو غلط رکھ دی گئی۔ اس اینٹ کو جب تک صحیح نہیں کیا جائے گا اور ان چار بنیادوں پر اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگی کو لانے کی کوشش نہیں کی جائے گی، اس وقت تک اصلاح کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

12 وھن کی بیماری:

اس وقت امت مسلمہ مسائل و مشکلات کے جس گرداب میں پھنسی ہوئی ہے، ہر طرف ظلم و ستم کی آندھیاں

زوروں پر ہیں، ہر جگہ مسلمانوں کا لہو بہہ رہا ہے، ہر آنے والا دن گزرے دن سے زیادہ مصائب و آلام لے کر طلوع ہوتا ہے۔ دشمن اہل ایمان کو کاٹ کھانے اور صفحہ ہستی سے مٹا ڈالنے کے لئے بھوکوں کی طرح امت مسلمہ پر ٹوٹا پڑ رہا ہے، اس صورت حال سے نہ صرف یہ کہ ہمارے نبی کریم نے ہمیں بہت پہلے خبردار کر دیا تھا بلکہ اس زوال و انحطاط کی وجہ بھی بتادی تھی کہ جب امت "وھن" کی بیماری میں مبتلا ہو جائے گی یعنی دنیا سے محبت کرنے لگی گی اور موت کی ناپسندیدگی کا شکار ہو جائے گی تو پھر اس قسم کے حالات سے دوچار ہو جائے گی۔ اس وقت ہمیں امت مسلمہ میں یقین محکم، عمل صالح، خوف الٰہی اور فکر آخرت کا شعور اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی باقاعدہ مہم چلانے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے اجتماعی نظم اور اپنے دل و دماغ سے وھن کی بیماری کو ختم کر دیں کیونکہ دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ موت کی ناپسندیدگی بزدلی اور غیروں کی غلامی کا سبب بنتی ہے۔ جب ہم اس بیماری سے نجات پا جائیں گے تو اس کے نتیجے میں بہت سی مشکلات پر قابو پانا آسان ہو جائے گا۔

Date:________ Day:________

(3) اتفاق و اتحاد کا فقدان:

اس وقت اُمّت مسلمہ کے مسائل و مشکلات کی ایک بڑی وجہ اتحاد و اتفاق کا فقدان ہے۔ ہمارے ہاں مذہبی، مسلکی، علاقائی اور لسانی بنیادوں پر تفرقوں کے ایسے بیج بوئے گئے ہیں کہ ان کی فصل اب بالکل تیار ہے۔ دشمن نے "Divide and Rule" پالیسی کے تحت ہمیں یوں آپس میں دست و گریباں کیا کہ ہمارے مابین دوریوں کی خلیج حائل ہو گئی اور اُمت کا شیرازہ بری طرح بکھر کر رہ گیا۔ نبی کریم ؐ نے عصبیت کے جن نعروں کو بدبودار باتیں کہہ کر چھوڑنے کا حکم دیا تھا انہی چیزوں نے اس امت واحدہ کو بانٹ رکھا ہے۔ اگر آج مسلکی ہم آہنگی، عصبیت کے خاتمے، علاقائی اور لسانی تفریق کو مٹانے اور جدید و قدیم خلیج کو پاٹنے کی کوشش کی جائے، تو کوئی وجہ نہیں کہ مسائل و مشکلات ہمیں یوں گھیرے رکھیں، اور اگر آج ہم نیل کے ساحل سے لے کر کاشغر تک پھیلی ہوئی اسلامی دنیا کو اتحاد و اتفاق کی لڑی میں پرونے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ہمارا مقدر یقیناً بدل سکتا ہے۔

Date: Day:

(4) تعلیم کی کمی :

اُمّتِ مسلمہ کے مسائل کی ایک بڑی وجہ تعلیم کی کمی ہے۔ اور یہ بھی ایک ایسا سبب ہے جس کی ذمہ داری افراد بھی ہیں اور حکمران بھی۔ ایک ایسی اُمّت جس کی پہلی وحی کا آغاز "اِقراء" سے ہوتا ہے، ایک ایسی اُمّت جس کے نبی ﷺ کو "قل ربِّ زدنی علما" کا حکم ہوتا ہے، ایک ایسی امت جس کی شناخت و پہچان ہی تعلیم و تعلم ہے، اگر وہ اُمّت تعلیم کے میدان میں دنیا سے پیچھے رہ جائے تو اُس پر اظہارِ افسوس کے علاوہ اور کیا کیا جا سکتا ہے؟ مسلمانوں کو تعلیم سے محروم رکھنے کی ذمہ دار جہاں حکمران ہیں کہ انہوں نے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے قیام، تعلیمی سہولیات و ضروریات کی فراہمی، اعلیٰ معیار کی درسگاہوں کے انتظام و انصرام، تعلیم کے لئے معقول بجٹ مختص کرنے اور اپنی قوموں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے میں ہمیشہ مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا، وہیں عوام نے بھی انفرادی طور پر اس معاملے میں افسوسناک حد تک تغافل برتا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی ہو یا جدید ایجادات، میڈیکل یا انجینئرنگ ہو یا کوئی دوسرا علم، ہم اپنے شاندار اور

Confidential

Date: Day:

تابناک ماضی کے حوالے تو دیتے ہیں، چند مسلمان سائنسدانوں کا تذکرہ تو کرتے ہیں، لیکن کیا ہم نے سوچا ہے کہ آج وہ بڑے بڑے سائنسدان کیوں جنم نہیں لیتے؟ آج ہم ہر معاملے میں غیروں کے محتاج کیوں ہیں؟ آج اسلامی دنیا میں شرح خواندگی اتنی کم کیوں ہے؟ آج دنیا کے عالمی معیاری درسگاہیں اور رصدگاہیں عالم اسلام میں کیوں نہیں؟ یونیورسٹی کی رینکنگ میں اسلامی دنیا کے تعلیمی اداروں کا سراغ تک کیوں نہیں ملتا؟

ہمیں اس معاملے پر خوب سوچ و بچار کرکے اس کے تدارک کی حکمت عملی وضع کرنی ہوگی ورنہ مستقبل مزید تاریک سے تاریک تر ہوتا چلا جائے گا۔

(05) ظلم و زیادتی اور ناانصافی:

سیدنا علی رض کا مشہور قول ہے کہ معاشرے کفر کے ساتھ تو باقی رہ سکتے ہیں لیکن ظلم کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتے۔ آج ہمارے ہاں ظلم کے مختلف شکلیں جو رائج ہیں، ناانصافی کے جو افسوسناک مناظر دیکھنے میں آتے ہیں، ان کی وجہ سے بھی امت مسائل و مشکلات کا شکار ہے۔

غیروں اور دشمن کے مظالم اور زیادتیاں تو اپنی جگہ لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں ہر طاقتور

Confidential

Date: Day:

خوشامد، دولت اور اثر و رسوخ رکھنے والا دوسروں کو اپنے ظلم اور زیادتی کا نشانہ بنا رہا ہے۔ انصاف اور مساوات کے تصورات معدوم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جب تک ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر انصاف کی بالادستی اور نظامِ عدل کے نفاذ کے لئے کوشش نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہمارے مسائل کم ہونے کی بجائے بڑھتے چلے جائیں گے۔

(06) طبقاتی تفریق:

اُمتِ مسلمہ کے مسائل اور مشکلات کی ایک بڑی وجہ طبقاتی تفریق بھی ہے۔ V.I.P کلچر، جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام اور بیوروکریسی کے مختلف شکلیں اس طرح ہمارے اوپر مسلط ہیں کہ کبھی یوں محسوس ہونے لگتا ہے جیسے ہم نے طبقاتی اور معاشرتی اونچ نیچ اور ذات پات کے چکر میں ہندوؤں کو بھی مات دے دی ہو۔ ہمارے قواعد و ضوابط اور قوانین، جزا اور سزا ہر ایک کے لئے الگ الگ ہیں۔ امیر اور طاقتور ہر قسم کے قاعدے اور ضابطے سے مستثنیٰ ہے اور غریب ہر ظلم و زیادتی کا شکار ہیں حالانکہ نبی کریمؐ نے اس صورتحال کو سابقہ قوموں کی تباہی و بربادی کی بنیادی وجہ قرار دے کر اس سے اجتناب کا درس دیا تھا۔

P.T.O

Date: Day:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا لاکھ صحابہ کرام رض کے جمِ غفیر کو
حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"کلکم من آدم، و آدم من تراب، لافضل لعربی علی عجمی،
ولا لعجمی علی عربی، و لا لاحمر علی اسود، ولا لاسود
علی احمر، الا بالتقوی"

تم سب حضرت آدم کی اولاد ہو اور آدم علیہ مٹی سے
بنائے گئے تھے، کسی عربی نسل کے آدمی کو کسی
عجمی نسل کے آدمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر
کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ کسی گورے کو کسی
کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر۔ فضیلت
صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہوگی۔

قرآن مجید آج بھی دلوں کو جوڑنے کی صلاحیت
رکھتا ہے، بس ہم قرآنی تعلیمات پر خلوص کے
ساتھ عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جس کی
وجہ سے آج ہم مسائل و پریشانیوں کے
شکار ہیں۔